Date May 14/23 Urdu (Essay, Precie — Paper)

Samra — Nazir PMS — Punj 003

57

س 3: جملوں کی ساخت درست کریں۔

غلط	درست
1۔ وہ لب سڑک آپکا منتظر ہے۔	وہ آپکا منتظر ہے۔
2۔ نہ ہی کھانا کھایا نہ ہی پانی پیا۔	نہ کھانا کھایا نہ ہی پانی پیا۔
3۔ طلباء کو ہر وقت کی پابندی کریں۔	طلباء ہمیشہ وقت کی پابندی کریں۔
4۔ درحقیقت میں وہ سچا ہے۔	حقیقت میں وہ سچا ہے۔
5۔ وہ بہت ہوش مند انسان ہے۔	وہ بہت ہوش مند انسان ہے۔
6۔ دہی بڑوی ہے۔	دہی بڑا ہے۔
7۔ یہ اس کا دستخط اچھا ہے۔	اس کے دستخط اچھے ہیں۔
8۔ یہ بڑھیا عورت بڑی چالاک ہے۔	یہ عورت بڑی چالاک ہے۔
9۔ زکوٰۃ جتنی ورت ہرد	زکوٰۃ جتنی ورت ہرد
10۔ دشمن نے اس حوض کے گھاٹ جا اتارا۔	دشمن نے اسے موت کے گھاٹ اتارا۔

س 4: درج ذیل کے الفاظ کو جملوں میں استعمال کریں۔

الفاظ	جملے
بغلیں جھانکنا:	جب ملزم پر عدالت میں جرح ہوئی تو وہ بغلیں جھانکنے لگا۔
ناک کٹنا:	اس نے چوری کر کے خاندان کی ناک کٹوا دی۔
پھولے نہ سمانا:	علی جماعت میں اوّل پوزیشن حاصل کرنے کے بعد پھولے نہ سما رہا تھا۔
سینہ سپر ہونا:	جنگ بدر میں مسلمانوں نے سینہ سپر ہو کر کفار کا مقابلہ کیا۔
گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے:	ہم راز اور گھر کا راز جاننے والا ہی گھر کی لنکا ڈھاتا ہے زیادہ نقصان پہنچانے کا سبب بنتا ہے۔

Scanned with CamScanner

Date

س 5: درج ذیل اشعار کی تشریح کریں۔

1: لے سانس بھی آہستہ کہ نازک ہے بہت کام
آفاق کی اس کارگہ شیشہ گری کا

شاعر کا نام: میر تقی میر۔

مفہوم: اے انسان یہ دنیا جس میں تو زندگی گزار رہا ہے۔ ایک شیشہ بنانے والے کارخانہ کی مانند ہے۔ اس لیے تجھے یہاں احتیاط سے زندگی گزارنی چاہیے۔

تشریح: میر تقی میر نے اس شعر میں انسان کو احتیاط سے زندگی گزارنے کی نصیحت کی ہے۔ اس شعر میں وہ انسان سے مخاطب ہیں کہ وہ جس دنیا میں رہ رہا ہے وہ انتہائی نازک ہے شیشے کی طرح۔ لہذا اسے زندگی احتیاط سے گزارنی چاہیے۔ یہ کائنات جس میں وہ زندگی بسر کر رہا ہے شیشہ سازی کے کارخانہ کی مانند ہے۔

جہاں پر کام کرنے والے پھونک پھونک کر قدم رکھتے ہیں۔ کیونکہ ذرا سی بے احتیاطی سے شیشہ ٹوٹ سکتا ہے۔ یا اس میں دراڑ آسکتی ہے۔ اسی طرح انسانی زندگی سے ذرا سی بے احتیاطی سے زندگی کا توازن بگڑ سکتا ہے۔ میر تقی میر نے اسی لحاظ سے ایک اور شعر کہا ہے

اے ہر دم قدم کو اپنے رکھو احتیاط سے یاں
یہ کارگاہ ساری دکان شیشہ گر ہے

بالکل اسی طرح انسانی تعلق بھی نازک ہوتے ہیں۔ یہ ذرا سی بات سے دلوں کے آئینے ٹوٹ جاتے ہیں۔ اسے دوسروں سے بات کرتے ہوئے خیال کرنا چاہیے کہ اس کے دل کو کسی وجہ سے کوئی ٹھیس نہ پہنچے۔ کیونکہ زبان کا زخم تلوار کے زخم سے زیادہ خطرناک ہوتا ہے۔ چنانچہ اس کائنات کی تمام رطافت اور خوبصورتی یہاں پر انسانوں کو بہت محتاط رہنے سے ہی قائم رہ سکتی ہے۔

Scanned with CamScanner

شاعرِ مشرق نے بھی اسی مضمون کو عمدگی سے بیان کیا ہے۔

زندگی کی راہ میں چل، لیکن ذرا بچ بچ کے چل
یہ سمجھ لے کوئی مینا خانہ بار دوش ہے

9

2: دہن پر ہیں ان کے گماں کیسے کیسے
کلام آتے ہیں درمیاں کیسے کیسے

شاعر کا نام: خواجہ حیدر علی آتش

مفہوم: جیب کی زبان سے محبوب سے ہم کلام ہونا۔ محبوب کا تصور کرنا اور اس سے کلام کرنا۔

تشریح: اس شعر میں شاعر محبوب کا تصور کر رہا ہے۔ اور محبوب کے بارے میں خیالات پیدا ہو رہے ہیں اس کے دل میں۔ شاعر محبوب کے حسن کا تذکرہ کر رہا ہے۔ جیب کی زبان سے وہ محبوب سے جذبات کا اظہار کر رہا ہے۔

محبوب کو دیکھ نہ جانے کیسے کیسے خیالات دل میں پیدا ہوتے ہیں۔ کبھی پھول کی طرح نازک لگتا ہے تو کبھی لعل کی مانند دکھائی دیتا ہے۔ محبوب کو دیکھ کر عاشق کی زبان بے اختیار ایسے الفاظ گنگناتی ہیں جو کہ محبوب کو حیران کر دیتے ہیں۔

زبان سے محبوب کا حسن کا تذکرہ کرنا، اس کی تعریف کرنا یہ سب عاشق کو زیب دیتا ہے۔ محبوب سے ملاقات عاشق کے لیے خوشی کا باعث بنتا ہے۔ لیکن محبوب کے حسن سے خیالات کا بننا جو کہ حقیقت پر مبنی نہ ہوں عاشق کو تکلیف میں مبتلا کر دیتے ہیں۔ اس طرح

Scanned with CamScanner

Date /

رشتے میں دراڑ پڑ جاتی ہے ۔ جبکہ عاشق کا ذہن پر محبوب ایک کلی
اور کھلتے ہوئے پھول کی مانند ہے ۔
اور جب محبوب گرمی سے کلام کرتا ہے تو گویا
اسکی زبان سے پھول جھڑتے ہیں ۔ یعنی کہ عاشق کے خیال میں اس کے محبوب
کا نہ صرف چہرہ حسین ہے بلکہ اس کی زبان میں بھی شگفتگی ہے ۔ اور گفتگو
کا انداز بھی دلکش ہے ۔
اسی لیے عاشق جب اپنے محبوب کو دیکھتا ہے تو اسکے
ذہن میں محبوب کو لے کر طرح طرح کے خیالات جنم لیتے ہیں ۔

9 :- لائی حیات آئے قضا لے چلی چلے
اپنی خوشی نہ آئے نہ اپنی خوشی چلے

شاعر کا نام :- شیخ محمد ابراہیم ذوق ۔

مفہوم :- اس دنیا میں جو بھی ہے انسان کی اسمیں کوئی مرضی نہیں ہوتی ہے ۔
یہاں سب کچھ اللہ کے اختیار میں ہے ۔

تشریح :- اس شعر میں ذوق نے انسانی زندگی کی حقیقت بتائی ہے
کہ انسان کے اپنے اختیار میں کچھ بھی نہیں ہوتا ہے ۔ جو کچھ بھی ہے
اللہ کے اختیار میں ہے ۔
اس دنیا کی تمام چیزیں اور نظام اللہ کی مرضی سے چلتی
ہیں ۔ انسان نہ ہی اپنی مرضی سے اس دنیا میں آتا ہے اور نہ اپنی مرضی
سے جا سکتا ہے ۔ اس کا اختیار صرف اللہ کے ہاتھوں میں ہے ۔
شاعر نے اس شعر کے ذریعے بتا رہا ہیں کہ ہمیں زندگی
اس دنیا میں لے کر آتی ہے
اور موت ہمیں اس دنیا سے لے جاتی ہے ۔ یہ انسان
کی سب خوشی ہوتی ہے کہ وہ اس دنیا میں دل لگاتا ہے ۔ جبکہ ایسا نہیں
ہونا چاہیے ۔ اس دنیا میں ہم بہت کم وقت کے لیے آتے ہیں ۔ اور
اس وقت کو گزار کر ہم نے واپس اللہ کی طرف ہی لوٹ جانا
ہے ۔ کوئی بھی انسان نہ تو اپنی مرضی اور خوشی سے دنیا میں آتا ہے اور نہ ہی

Scanned with CamScanner

Date

کوئی اپنی خوشی اور مرضی سے یہاں سے جا سکتا ہے۔ یہ دونوں کام اللہ کے ہاتھ میں ہیں۔ ذوق نے اس شعر میں انسانی اور دنیا کی دونوں کی حقیقتوں کو بیان کیا ہے۔

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

س 6: کسی ایک موضوع پر مضمون لکھیں۔

پاکستان میں سیاحت کا فروغ :

خاکہ :

1 سیاحت کی تعریف 2 اسلام میں سیر و سیاحت کی تعریف
3 سیاحت کی اقسام 4 سیاحت کی اہمیت
5 پاکستان میں سیاحت
6 پاکستان میں سیاحت کے تفریحی مقامات
7 سیاحت کے لیے مذہبی مقامات
8 سیاحت پاکستان کے لیے حکومت کے اقدامات 9 عالمی ریکارڈ
10 خلاصہ بحث :

سیاحت : سیاحت تفریحی، فرحت بخشانہ، صحت افزائی یا پھر قدرتی نظاروں کو دیکھنے کے مقصد سے سفر کرنا ہے۔ لاطینی میں سیاحت ایک مقبول عالمی تفریحی سرگرمی بن چکی ہے۔ اسلام میں بھی سیر و تفریح کا حکم دیا گیا ہے۔ تاکہ لوگ سیر و سیاحت سے جان سکیں کہ یہ تمام دنیا بنانے والی بس ایک ہی ذات ہے۔
ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ

"یعنی کہ زمین میں گھوم پھر کر دیکھو خدا نے کیسے تخلیق کی"
(سورۃ عنکبوت 20)

Scanned with CamScanner

Date

اگرچہ سفر و سیاحت دونوں الفاظ ایک ساتھ استعمال ہوتے ہیں۔ لیکن ان کا مطلب بالکل الگ ہیں۔

سفر سے مراد ہے طویل سفر پر جانے کی سیر گاہی جبکہ سیاحت سے مراد ہے کسی ایک مخصوص جگہ کو دیکھنا اور عظیم کر۔ اسکا نظارہ کرنا۔

سیاحت نہ صرف سیر و تفریح اور صحت افزائی کے لیے مفید ہے۔ بلکہ سیاحت سے مقامی آبادی اور اس ملک کی اقتصادیات کو تقویت ملتی ہے۔ لوگوں کو کام کے مواقع فراہم ہوتے ہیں۔

سیاحت سے مختلف علاقوں، ثقافتوں اور علاقوں سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو ایک دوسرے کو جاننے اور سمجھنے کا موقع ملتا ہے۔ اور مختلف اچھی چیزیں معاشرے میں رائج ہوتی ہیں۔

اسی طرح سیاحت کی مختلف اقسام ہیں۔ جیسا کہ قدرتی نظاروں کو دیکھنا، مذہبی سیاحت جس میں لوگ مختلف مذہبی جگہوں پر جاتے ہیں۔ تاریخی سیاحت میں لوگ آثار قدیمہ اور پرانی عمارتوں کو دیکھنے جاتے ہیں۔

سیاحت ہر لحاظ سے بہترین ہوتی ہے اور فائدہ پہنچاتی ہے۔ پاکستان ایک سیاحتی ملک ہے۔ جسے اللہ نے بہترین چیزوں اور خوبصورتی سے نوازا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے متنوع جغرافیہ اور انواع اقسام کی آب و ہوا دی ہے۔ پاکستان میں مختلف لوگ رہتے ہیں۔ جو کہ مختلف زبانیں بولتے ہیں۔ پاکستان کو بہت سے رنگوں والا گلدستہ کہا جاتا ہے۔

پاکستان میں میدان، پہاڑ، دریا، سمندر، صحرا، سرسبز میدان، ریگستان، ملتان، جنگلات، سرد و گرم علاقے، خوبصورت جھیلیں، چراگاہیں اور بہت کچھ پایا جاتا ہے۔ سیاحت مختلف اقسام کی ہے۔ جس میں مذہبی، ماحولیاتی، سرمائی، ثقافتی، جغرافیائی، سمندری، جنگلات اور ثقافتی سیاحت ہے۔ پاکستان کے تمام صوبے قدرتی حسن سے مالا مال ہیں۔

Scanned with CamScanner

Date

ان تمام علاقوں کا حسن قابل دید ہے۔ یہاں وسیع و عریض جنگلات ہیں۔
23 مئی 2007 میں اسلام آباد میں تعمیر ہونے والی یادگار پاکستان
بھی سیر و سیاحت کے لیے لوگوں کی توجہ کا مرکز بنی ہے۔
ملکی و غیر ملکیوں کو
بھی بھاتی ہیں۔ جیسا کہ مارگلہ، دامن کوہ، شکر پڑیاں، راول جھیل، فیصل مسجد
لوک ورثہ، میوزیم، شاہراہ، شلمار، گالف کلب اور اس کے علاوہ
بھی بے شمار خوبصورت جگہیں ہیں۔ جو کہ لوگوں کو اپنی طرف کھینچتی
ہیں۔

سوات میں بھی بے شمار خوبصورت جگہیں پائی جاتی ہیں۔ یہاں کا حسن
دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ سب سے مشہور جھیل سیف الملوک جہاں کا پانی
صاف و شفاف ہے۔ ثقافتی روایت کے مطابق یہاں پریاں اترتی ہیں۔
اگر چاندنی رات میں اس منظر کا نظارہ کیا جائے تو انسان اس کا
مسحور کن حسن دیکھ سکتا ہے۔

اس کے علاوہ پاکستان میں اور بھی سیاحت کے لیے
مقامات ہیں جو کہ اپنی منفرد خصوصیات کی وجہ سے مشہور ہیں۔ جیسا کہ فیصل مسجد، بادشاہی
مسجد، گردوارہ ننکانہ صاحب، داتا دربار، عبداللطیف بھٹائی، مسجد شاہجہان
اس کے علاوہ قلعہ روہتاس، ہڑپہ، چولستان، مری، لال شہباز
قلندر کا مزار اور ٹھٹھہ وغیرہ۔

ان جگہوں پر نہ صرف ملکی بلکہ غیر ملکی لوگوں کی
تعداد میں ہر سال آتے ہیں۔ 2006 اور 2007 کے مطابق سیر و سیاحت
کے شعبے کی آمدن میں 6 فیصد اضافہ ہوا ہے۔

Length of the Esaay is short.

اس وجہ سے
پاکستان کو 276 ملین ڈالر سے زائد آمدن ہوئی۔ اس لیے حکومت
کو چاہیے کہ وہ ملکی اقتصادیات پر توجہ دے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے
کہ 50 فیصد سے زائد ممالک اپنی اقتصادیات کا انحصار سیاحتی صنعت
پر خرچ کرتے ہیں۔ اور اس پر انحصار کرتے ہیں۔
اور پاکستان کو بھی اس
صنف میں شامل ہونے کی بھرپور کوشش کرنی چاہیے تاکہ پاکستان بھی اس
صف میں شامل ہو سکے۔ نہ صرف اور بلکہ کئی شہروں کی وجہ

Scanned with CamScanner

Date

بہت سے علاوہ قدرتی حسن کھو چکے ہیں۔ لہٰذا پاکستانی حکومت کو اس پر توجہ دینی چاہیے۔ حکومت کو چاہیے کہ اس تباہی اور بدامنی کو ختم کرنے کے لیے متاثرہ علاقوں میں امن کی بحالی کی جائے اور ان علاقوں کے خوبصورت مقام کو صاف ستھرا رکھا جائے تاکہ ان کی ثقافتی، اور خوبصورتی

اگر عناصر کی حالت قائم و دائم رہ سکے۔ پاکستان کے ہر صوبے میں بے شمار خوبصورت جگہیں پائی جاتی ہیں۔ آزاد کشمیر، گلگت بلتستان وغیرہ میں سیاحت کو فروغ دے کر معیشت میں بہترین اضافہ کیا جا سکتا ہے۔ لیکن اس کے لیے عوام و حکومت کو مل کر اپنے ملک کی حفاظت کرنا ضروری ہے۔ اسی طرح یہ ملک ترقی کر سکتا ہے۔ اور عوام ایک آسودہ زندگی گزار سکتی ہے۔

سوال نمبر 2: اقتباس کی تلخیص کریں۔ اور عنوان لکھیں۔

برصغیر ہمیشہ بیرونی حملہ آوروں کی سلطنت رہی۔ جب مسلمان یہاں آئے تو ان کی زبان، تہذیب وغیرہ سے خاص متاثر ہوئی ہے۔ مختلف زبان کے لوگ مسلمانوں کی [illegible] ہر شخص کو وجہ دیتے تھے۔ اس نے فارسی کو حکومت کی زبان بنا دیا۔ علم و زبان کی یہ ترقی جہاں فارسی زبان کی علاقائی زبان کو بھی توجہ حاصل کرنا پڑی۔

عنوان: زبانوں کا ارتقاء

سوال نمبر 6: درج ذیل عبارت کا ترجمہ کریں۔

در حقیقت یہ کہتے ہیں کہ دنیا میں ملک کی تقدیر جدید سائنس اور ٹیکنالوجی کو بروئے کار لا کر ہی رہی صلاحیت کے ذریعے بنائی جا سکتی ہے جو کہ ملک کی ترقی میں بہترین راستوں کو دکھانے والا راستہ ہے۔ تیز رفتار ٹیکنالوجی ترقی نے قدرتی وسائل بالکل ختم کر دیا ہے۔ پوری دنیا میں سائنس ترقی کی وجہ سے تیز تبدیلیوں کی وجہ سے انسان اپنے کام میں مشغول رہتا ہے۔

Date

کیا کچھ مستقبل کے ڈیزائن کارکردگی کا مظاہرہ کر رہا ہے۔ آج دنیا
جس اہم پہلو کو دیکھ رہی ہے وہ انسانی حالت کو بہتر بنانے کے
لیے سائنس کی کامیابی کو مستحکم کرنے کی مسلسل کوشش کر رہا
ہے۔ سائنسدانوں ہمیشہ در ناممکن کو جیسے انسانی کو مشکل کو
ممکن کی حقیقت میں تبدیل کرنا ہوگا۔
جیسے انسانی حالت میں خامیاں
بہتری حاصل کرنے کے لیے تیار کرنا ہوگا۔